سوال

(252)حدیث فاطمہ بنت قیس اور حضرت عمر کا فرمان

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زادالمعاد میں حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے مطلقہ ثلاثہ کے سکنی اورنان و نفقہ کے متعلق جو بحث کی ہے اس میں مطعن ثانی کے جواب میں جو یہ عبارت ہے۔

وقد انکرالإمام أحمد رحمه الله هذا من قول عمر رضي الله عنه وجعل يتبسم ويقول أين في كتاب الله ايجاب السكنى والنفقة للمطلقة ثلاثا الخ(زادالمعاد(477/5))

اس عبارت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استدلال کا انکارمذکور ہے یا آپ سے ثبوت روایت کا انکار ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس عبارت میں محل انکار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استدلال ہے یہ نہیں کہ روایت جس کے متعلق مصنف علامہ بحث کر رہے ہیں اس کا ثبوت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہیں۔ اس کی وجوہات حسب ذیل ہیں۔

1۔اس عبارت کے آگے یہ عبارت ہے:

"وانكرته قبله الفقيهة الفاضلة فاطمة"

ظاہر ہے کہ کہ "ھذا" کا مشارالیہ اور "انکرتہ" میں ضمیر مفعول کا مرجع ایک ہی ہے اور بادنی تامل معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کا انکار نہیں کر سکتی کیوں کہ وہ صحابیہ ہے اور صاحبہ قصہ ہے اور اسی کے ساتھ اس امر میں نزاع ہوا بلکہ وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استدلال کا انکار کرتی ہیں۔ پس "ھذا" کا مشارالیہ بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استدلال ہے۔

2۔علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ نے مطاعن حدیث فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی چار قسمیں کرکے ہر ایک کے جواب کے متعلق علیحدہ فصل قائم کی ہے یہ عبارت زیر بحث دوسری قسم یعنی مخالفت قرآن میں ذکر کی ہے۔ اور چوتھی قسم میں روایت مرفوع اور زیادت "سنة نبينا" کے متعلق ہے پس اس قسم کے لحاظ سے عبارت زیر بحث میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استدلال قرآنی کا ذکر ہے نہ کہ زیادت "سنتہ نبینا" کا بیان بلکہ اس کے لیے علیحدہ چوتھی قسم میں بحث کی ہے۔ (ابراہیم سیالکوٹی)

الجواب صحیح :مجھے تعجب ہوتا ہے کہ ایسی صاف عبارت کے مطلب میں بھی اختلاف ہوتا ہے خصوصاً ایسے علماء کا جنھوں نے تعلیم و دیگر علمی امور میں اپنی عمریں صرف کردیں۔ محمد

عبداللہ (غازی پوری)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد05